علماء دیوبند

کا

دینی رخ اور مسلکی مزاج

(تلخیص)

مصنف: حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ

زیر نگرانی: حضرت مولانا مفتی سیف الرحمن قاسمی صاحب دامت برکاھم

اُستادِ کتاب: حضرت مولانا محمد جعفر صاحب حفظہ اللّٰہ

ملخص: طالب علم (درجہ سادسہ)

مدرسہ: جامعہ معارف القرآن والسنۃ گول مسجد نواکلی کوئٹہ

علمائے دیوبند کے دینی مزاج اور مسلکی رخ کی بنیاد قرآن وسنت کی تعلیمات پر ہے۔ ان کا مشن امت مسلمہ کو نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کے طریقے پر تربیت دینا ہے۔ علمائے دیوبند اہل سنت والجماعت کے اصولوں کے مطابق کام کرتے ہیں اور کسی نئے فرقے یا مسلک کا حصہ نہیں ہیں۔ ان کی نسبت دیوبندیا قاسمی کسی وطنی یا فرقہ وارانہ تعلق کی بجائے علمی و تعلیمی نسبت ہے۔ اس تحریر میں علمائے دیوبند کے مسلک اور دینی مزاج کو واضح کیا گیا ہے تاکہ ان کے عقائد و نظریات کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیاں دور کی جا سکیں۔

دس نکات کا خلاصہ

(۱) علمائے دیوبند کی پہچان

علماء دیوبند سے مراد صرف وہ علماء نہیں جو دار العلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہے بلکہ وہ تمام علماء مراد ہے جن کے افکار حضرت مجدد الف ثانیؒ کے افکار سے چل کر حضرت شاہ اللہؒ کی حکمت سے جڑے ہوئے ہے۔

(۲) دیوبندیت کی نسبت

دیوبندیت یا قاسمی نسبت فرقہ پرستی نہیں بلکہ تعلیمی نسبت ہے، جیسے دوسرے مدارس کے فضلاء اپنے ادارے سے منسوب ہوتے ہیں۔

(۳) اہل سنت والجماعت سے وابستگی

علمائے دیوبند اہل سنت والجماعت کا حصہ ہیں اور ان کے اصول وعقائد کی حفاظت کے لیے کام کرتے ہیں۔

(۴) نصوص شرعیہ کی روشنی میں فضیلت

نصوص میں اہل سنت والجماعت کے فضائل وارد ہوئے یے اور اہل سنت والجماعت کے فضائل علمائے دیوبند پر بھی لاگو ہوتے ہیں، کیونکہ وہ انہی اصولوں پر عمل پیرا ہیں۔

(۵) غیر جانبداری

اس مقالے میں کسی شخصیت یا فرقے کی توہین یا مخالفت نہیں کی گئی بلکہ اصولی مباحث کو واضح کیا گیا ہے۔

(۶) تعلیم وتربیت پر زور

علمائے دیوبند تعلیم وتربیت کو دین کے فروغ اور اخلاقی اصلاح کا بنیادی ذریعہ سمجھتے ہیں۔

(۷) مذہب کی اعتدال پسندی

اہل سنت والجماعت اور علمائے دیوبند کے اصول غلو، افراط و تفریط اور تشدد سے پاک ہیں، اور وہ اعتدال پر قائم ہیں۔

(۸) مضمون کی ساخت

یہ تحریر تین حصوں پر مشتمل ہے:

* اہل سنت والجماعت کے مذہب کی بنیادی تشریح
* علمائے دیوبند کے مسلک کی تطبیق
* اس تطبیق کی نوعی مثالیں

(۹) تکرار کا مقصد

مضمون میں ممکنہ تکرار دراصل مختلف پہلوؤں کو واضح کرنے کے لیے کیا گیا ہے، جیسا کہ محدثین بھی احادیث کو مختلف ابواب میں دہراتے ہیں۔

(۱۰) پچھلے مضامین کا ذکر

علمائے دیوبند کے مسلک پر پہلے بھی مضامین لکھے گئے ہیں، لیکن یہ تحریر اس موضوع کو زیادہ تفصیل اور اصولی وضاحت کے ساتھ پیش کرتی ہے۔

مذھب اہل السنۃ والجماعت

اور

اُس کے عناصر ترکیبی کا جائزہ اور اُن کی شرعی حیثیت

یہاں اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلک کے بنیادی عناصر کا تفصیل سے تجزیہ کیا گیا ہے، جن میں قانون (سنت) اور شخصیت (جماعت) دونوں اہم عناصر ہیں :

(۱) السنۃ:

قانون یا دستور: لفظ "السنۃ" سے مراد ہے وہ قانون یا طریقہ جو ہدایت کے طور پر امت کو دیا گیا۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

- یہ میرا راستہ ہے جو کہ مستقیم ہے، سو اس پر چلو" (سورۃ الأنعام، 6:153)"
- اور تم میری ہدایت پر چل کر اس راستے پر مت چلو جو تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا دے گا" (سورۃ النساء، 4:115)"

یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ سنت اور اس کے طریقے اللہ کی ہدایت ہیں، جو امت کو صحیح راستے کی طرف لے جاتی ہیں۔

(۲) الجماعت:

اہل صدق وصفا کی رہنمائی: یہ لفظ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جماعت کا عمل اہل ایمان کی رہنمائی کے لیے ضروری ہے۔ قرآن میں ذکر ہے :

- اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صدقوں کے ساتھ رہو" (سورۃ التوبۃ، 9:119)"

یہاں، اہل صدق وصفا کی رہنمائی کا اہم کردار واضح کیا گیا ہے، جو کسی جماعت کے صحیح راستے پر چلنے کے لیے ضروری ہیں۔

تفصیل:

*** سنت اور جماعت کا امتزاج**

اس مسلک کی خاصیت یہ ہے کہ ان میں دونوں اجزاء، یعنی قانون (سنت) اور شخصیت (جماعت)، ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں۔ ان دونوں کے بغیر کوئی بھی عمل مکمل نہیں ہو سکتا۔

قرآن اور حدیث کی تعبیرات میں یہ باتیں بہت واضح ہیں کہ دونوں اصول ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور ان کی اہمیت ایک ہی سطح پر ہے۔

*** تعبیرات کا تحفظ**

اللہ تعالیٰ نے قرآن اور احادیث کی تعبیرات کو محفوظ کرنے کا انتظام کیا تاکہ انسانیت تک ان کا صحیح پیغام پہنچ سکے۔ قرآن کی کتابت کا بھی اہتمام کیا گیا اور اسے معلمین اور صحابہ کے ذریعہ سکھایا گیا تاکہ معانی کی درست تفہیم حاصل کی جاسکے۔

*** انبیاء کی ضرورت**

انبیاء کی بعثت کے ذریعے قانون کی تفہیم اور اس کے مطابق عمل کرنے کے نمونے پیش کیے گئے، کیونکہ محض الفاظ سے حقیقت تک پہنچنا مشکل تھا۔ اس کے لیے معلمین (انبیاء) کی موجودگی ضروری تھی، جو لوگوں کو کتاب وسنت کی صحیح تفہیم دے سکیں۔

قرآن میں ہے

- ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل کی تاکہ تم لوگوں کے لیے واضح کردو جو ان کے لیے نازل کیا گیا ہے" (سورۃ النحل، 16:44)"

یہ دلائل اس بات کی وضاحت فراہم کرتے ہیں کہ اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلک میں دونوں اجزاء (قانون اور شخصیت) کی ضرورت ہے، اور ان کی تعبیرات اور تشریحات کی اہمیت اس قدر ہے کہ ان کے بغیر مکمل ہدایت حاصل نہیں کی جاسکتی۔

* **کلام خداوندی کی گہرائی:** قرآن میں صرف لفظی معانی نہیں بلکہ باطنی حقائق بھی موجود ہیں، جو انسان کے علم میں گہرائی پیدا کرتے ہیں۔

* **تشریح کی ضرورت:** قرآن کی درست تشریح کے لیے نبی کی شخصیت یا اس کے تربیت یافتہ افراد کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ کلام کے معانی دلوں تک پہنچیں۔

* **عملی مثال:** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی تعلیمات کو عملی طور پر پیش کر کے صحیح تشریح کی، جیسے نماز کی صورت میں۔

* **روحانی تربیت:** قرآن کی تعلیمات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے ایک تربیت دینے والی شخصیت کی ضرورت ہے، جو لوگوں کو ہدایت دے۔

* **علم کی حقیقت:** علم صرف کتابوں میں نہیں ہوتا، بلکہ اسے عملی زندگی میں ڈھالنا ضروری ہے تاکہ اس کی حقیقت سمجھ میں آئے۔

* **گمراہ رہنماؤں کا خطرہ:** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ گمراہ کن پیشواؤں سے ڈر کا اظہار کیا، جو دین میں فساد پیدا کرتے ہیں۔

* **دو قسم کے خطرناک افراد:** ایک وہ عالم جو اپنے نفس کے پیچھے چلتا ہے اور دوسرا وہ عابد جو دنیا کی لالچ میں مبتلا ہے۔

* **علم کا کردار:** علم اور اُس کے متعلقات کو بہتر سمجھنے کے لیے ایک صالح اور مربی عالم کی ضرورت ہے جو شخصی تربیت دے سکے۔

* **شخصیت پرستی سے بچاؤ:** علماء کو شخصیت پرستی سے بچنے کی ہدایت دی گئی ہے تاکہ لوگ کسی شخصیت کو خدا کی طرح نہ مان لیں، کیونکہ یہ دین میں شرک کی بنیاد بن سکتا ہے۔

* **کتاب اور شخصیت کا توازن:** علم اور کتاب کی تفسیر کے ساتھ ساتھ ایک صالح معلم کا کردار انتہائی اہم ہے۔ صرف کتاب پر اکتفا کرنا یا صرف شخصیت پر ایمان لانا دونوں ہی درست نہیں۔

* **تاریخی اقوام کا سبق:** تاریخ میں گمراہی کی بنیادی وجہ یا تو کتاب اور شخصیت سے انحراف تھا یا ان میں سے کسی ایک کا ترک کرنا تھا، جیسے قوم نوح، عاد، ثمود وغیرہ۔

* **قرآن کی ہدایت کا طریقہ:** قرآن میں دونوں عناصر (کتاب اور شخصیت) کو یکجا رکھا گیا ہے تاکہ قومیں ہدایت حاصل کر سکیں۔

* **حکام اور پیغمبروں کی مشیت:** پیغمبروں کا مقصد لوگوں کو کتاب کے ذریعے ہدایت دینا اور ان کے نفس کی صفائی کرنا تھا تاکہ وہ خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

یہود کی خرابیاں جو عبارت میں ذکر کی گئی ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) کتاب سے انحراف: یہودیوں نے اپنی کتاب (تورات) کو چھوڑ کر اس میں تحریف کی اور اصل تعلیمات سے منحرف ہو گئے۔

(۲) انبیاء کا انکار: یہود نے کئی پیغمبروں کا انکار کیا اور بعض کو قتل کرنے کی کوشش کی۔

(۳) دنیا کے پیچھے لگنا: یہودیوں نے دین کے بجائے دنیاوی مفادات کو ترجیح دی، جس کی وجہ سے ان کا ایمان کمزور ہوا۔

(۴) ناجائز رسوم: یہود نے دین میں اپنی مرضی سے نئی رسوم اور عبادات شامل کیں، جن کا کوئی اسلامی یا اصل دینی بنیاد نہ تھی۔

(۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار: باوجود اس کے کہ ان کی کتاب میں آخری نبی کی آمد کی پیش گوئی تھی، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار نہیں بنے۔

یہ خرابیاں ان کے دین کی اصل حقیقت یعنی شخصیت سے دور ہونے کا سبب بنیں۔

مزید تفصیل:

* **مقصد انجیل کا:** انجیل مقدس میں باطن کی اصلاح اور تزکیہ نفس کے اصول تھے، تاکہ لوگوں کے دل درست ہوں اور وہ خدا کی پرستش اور اخلاقی بہتری کی راہ پر چلیں۔

* **شخصیتوں کا اثر:** انسانوں کی تربیت صرف کتابوں سے نہیں، بلکہ حقیقی مربیوں کی رہنمائی سے ہو سکتی تھی، جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت۔

* **شخصیت پرستی کا آغاز:** وقت گزرنے کے ساتھ نصاریٰ میں شخصیت پرستی اور غلو بڑھا، جس سے عقائد میں تبدیلی آئی۔

* **دین میں بدعات:** عقیدت کی غلو سے نئی بدعات اور رسوم کا آغاز ہوا، جنہوں نے دین کو مخلوقاتی افعال سے مخلوط کر دیا۔

* **کتاب کی اہمیت:** کتاب اللہ کی جگہ شخصیتوں کے اقوال اور افعال نے دین میں غلو پیدا کیا۔

* **شریک اللہ کا تصور:** نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا شریک تسلیم کیا، جو قرآن کی تعلیمات کے بر خلاف تھا۔

* **شخصیتوں کی خدائی حیثیت:** نصاریٰ نے مقدس شخصیات کو خدائی مقام دے دیا، جس سے شرک کی بنیاد رکھی۔

* **دین میں فساد:** اس گمراہی کے نتیجے میں نصاریٰ میں شرک، بدعات، اور جاہلانہ خرافات پیدا ہوئیں۔

* **امت مسلمہ کی مثال:** امت مسلمہ میں بھی کچھ طبقوں نے شخصیات مقدسہ کو مقدس کتابوں پر ترجیح دی، جس سے دین میں تبدیلیاں اور افراط و تفریط پیدا ہوئی۔

* **فقہ میں تبدیلی:** بعض لوگ اسلامی فقہ پر نظر ثانی کی بات کرتے ہیں، جو جدید تقاضوں کے مطابق ردوبدل چاہتے ہیں۔

* **کتاب اللہ اور عقل:** کچھ افراد نے اپنی عقل سے قرآن کی آیات کی تفسیر کی اور کتاب اللہ کو اپنے نظریات کے مطابق ڈھالا۔

* **دینی فتنے:** مختلف عقائد اور فرقے وجود میں آئے، جنہوں نے قرآن کی تعلیمات اور سنت کو نظر انداز کیا۔

* **دنیا پرستی:** ان فرقوں کا علم دنیاوی مفادات اور غفلت سے متاثر تھا، اور وہ آخرت کی حقیقت سے بے خبر تھے۔

نصاریٰ کی چار بڑی خرابیوں کا ذکر

* **شخصیت پرستی اور غلو:** نصاری نے مقدس شخصیات جیسے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے حواریوں کی عقیدت میں غلو کیا اور ان شخصیات کو خدا کے برابر سمجھ لیا، جس سے شرک کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے ان شخصیات کو رب تسلیم کر لیا اور ان کی اجازت کے بغیر کچھ کو حلال یا حرام سمجھا، جبکہ حقیقت میں یہ انسانی اقدامات تھے، جو دین کا حصہ نہیں بنے۔

* **کتاب اللہ سے بیگانگی:** نصاری نے کتاب اللہ کی بجائے ان مقدس شخصیات کی تعلیمات کو دین کا اصل ماخذ سمجھا، جس سے دین میں بدعات اور خرافات کا اضافہ ہوا۔ قرآن نے ان کی ان بدعات کو واضح کیا ہے اور ان سے بچنے کی ہدایت دی ہے۔

* **شخصیات کی غیر محدود عقیدت سے شرک کی بنیاد:** نصاری نے اپنے علماء اور مقدس شخصیات کو خدا کی جگہ دے دیا اور ان کی باتوں کو دین سمجھا۔ اس کے نتیجے میں وہ رب کی حقیقت سے دور ہو گئے اور شخصیات کے اقوال کو خدا کی مرضی کے برابر سمجھا۔

* **علمی غرور اور عقل کا غلط استعمال:** بعض نصاری نے دین کی اصل تعلیمات کو نظر انداز کر کے اپنی عقل سے دین کی تشریح کرنا شروع کی، جس سے مختلف فرقے اور عقائد جنم لیے۔ اس میں کتاب اللہ کی تشریح کے بغیر اپنی ذاتی رائے کو دین سمجھا اور صحیح ہدایت سے ہٹ کر بدعتوں کی پیروی کی۔

یہ خرابیاں نصاری کی مذہبی گمراہیوں کی بنیاد بنیں اور دین سے انحراف کی وجہ بنیں۔

مزید تفصیل:

صحابہ کرام کی محبت اور عقیدت

یہاں پر صحابہ کرام کی محبت کو مسلمان کی طبیعت ثانیہ بنانے والی حقیقت کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس محبت کی نوعیت نہ صرف تاریخی اور روایتی ہے، بلکہ عشقیہ ہے۔ اہل سنت کا صحابہ کرام سے تعلق محض عقیدت اور محبت پر مبنی ہے۔

اہل سنت کا صحابہ کرام کے بارے میں عقیدہ

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کو تنقید کا نشانہ نہیں بنایا جا سکتا کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر حمایت ہیں۔ صحابہ کی محبت میں کوئی بھی بُرائی یا نقص نہیں ہو سکتا۔

شریعت اور اخلاقی نقطہ نظر میں صحابہ کرام کا مقام

صحابہ کرام کی محبت شریعت کی روشنی میں بھی ضروری ہے اور اخلاقی طور پر بھی ان کی تنقید کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ کوئی شخص صحابہ کی خصوصیات میں کوئی نقص نکالنے کا حق نہیں رکھتا۔

صحابہ کرام کی حقانیت اور امت کے لیے معیار

صحابہ کرام حق و باطل کا معیار ہیں، اور وہ امت کے بہتر فرقوں کی نشاندہی کرنے والے ہیں۔ اہل سنت ان کی محبت اور عقیدت کو بلا استثنا ضروری مانتے ہیں۔

صحابہ کرام کی تنقید کے بارے میں اہل سنت کا موقف

اہل سنت کا موقف یہ ہے کہ صحابہ کرام کی کسی بھی قول یا عمل کی تنقید کرنا گناہ ہے۔ ان کے اقوال میں اجتہادی فرق ہو سکتا ہے، لیکن کسی کو ان کی تنقید کا حق نہیں ہے۔

اہل سنت والجماعت کا تاریخی اور عقیدتی مقام

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ قدیم ہے اور یہ صحابہ کرام کی محبت اور عقیدت کے بعد کو برقرار رکھتا ہے۔ ان کا تعلق کتاب و سنت سے بلا انقطاع ہے۔

اللہ کے وعدے اور صحابہ کرام کی حقیقت

حدیث اور آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کی محبت اور ان کی عظمت کو ہر مسلمان پر ایمان لانا ضروری ہے۔

یہ نکات صحابہ کرام کی محبت، ان کے مقام و مرتبہ، اور اہل سنت کے عقیدے کے اہم پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔

علماء دیوبند کا دینی رخ

علم و اخلاق کا تعلق

- اہل سنت والجماعت میں علم کے ساتھ اخلاقی تربیت بھی ضروری سمجھی جاتی ہے۔
- علمائے دیوبند ظاہری و باطنی طور پر انہی اصولوں پر قائم ہیں۔

علمی استناد

- قرآن و حدیث کے ساتھ فقہ، کلام اور تصوف کی بنیادی کتب کو بھی سند سے قبول کیا جاتا ہے۔
- صرف کتابی علم پر انحصار نہیں، بلکہ تربیت یافتہ اساتذہ کی صحبت لازمی ہے۔

درس و تدریس کی اہمیت

- علم حاصل کرنے کا اصل طریقہ درس و تدریس ہے، نہ کہ محض مطالعہ۔
- علمائے دیوبند نے مدارس کا قیام کیا، جو خطابت کی بجائے تعلیمی و تدریسی نظام پر مبنی ہیں۔

اخلاقی اصلاح

- بیعت و ارشاد، مربی کی تلقین، اور مجاہدہ و ریاضت کو اصلاح کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔
- علمائے دیوبند نے انہی اصولوں کو اپنایا اور ہزاروں افراد کی اصلاح کی۔

محبتِ صلحاء اور معیتِ صادقین

- اہل سنت والجماعت میں بزرگانِ دین سے محبت اور ان کی معیت کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔
- خلافتِ ظاہری و باطنی کے حق کو ادا کرنے کے لیے ان اصولوں پر عمل کیا جاتا ہے۔

اہل سنت والجماعت کا حقیقی مظہر

- علمائے دیوبند کسی نئے مسلک کے پیروکار نہیں، بلکہ وہی اصل اہل سنت والجماعت ہیں۔
- ان پر فرقہ واریت کا الزام بے بنیاد ہے۔

متوازن و باوقار طرزِ عمل

- علمائے دیوبند افراط و تفریط سے بچتے ہوئے علم و عمل میں کامل ہیں۔
- ان کی تعلیم و تربیت نے انہیں باوقار، خوددار، اور باخبر بنایا ہے۔

علماء دیوبند کے مسلک کی

ہر دو بنیادوں کا تفصیلی جائزہ اور اُن کی تمثیلی انواع

علماء دیوبند کا مسلکی مزاج

* اتباعِ سنت، توسطِ اہلِ انابت، اور تعمیلِ دین بہ تربیتِ اہلِ یقین۔

* نبوی روش کے تمام دینی شعبے اس مسلک کا حصہ ہیں۔

* ذاتِ نبوی کے فیض سے صحابہ، تابعین، اور ائمہ تک سب شخصیات کی متابعت و احترام اس مسلک کا جوہر ہے۔

دینی شعبہ جات اور نسبتِ نبوی

* تمام دینی و اسلامی شعبے سنتِ نبوی کے آثار سے جُڑے ہیں۔

* دین کی بنیادی حجتیں: کتاب اللہ، سنت رسول، اجماع، اور اجتہاد۔

* نسبتِ نبوی سے مختلف علوم و فنون پیدا ہوئے، مثلاً

- نسبتِ ایمانی ← علم کلام
- نسبتِ اسلامی ← فقہ
- نسبتِ احسانی ← تصوف
- نسبتِ اعلا کلمہ اللہ ← سیاست و جہاد
- نسبتِ استدلالی ← درایت و حکمت
- نسبتِ استقرائی ← اصولِ دین

علمی و عملی شعبہ جات کا جامع تصور

* دین کے تمام شعبے یکساں اہمیت کے حامل ہیں۔

* کسی ایک فن یا علم پر حد سے زیادہ زور دینا درست نہیں۔

* فقہ، حدیث، تصوف، اصول، روایت و درایت سبھی قابلِ اعتناء ہیں۔

* ہر علمی شخصیت کسی نہ کسی جہت سے ذاتِ نبوی سے جُڑی ہوئی ہے۔

علماء دیوبند کی علمی و روحانی نسبتیں

* علمی تخصصات کی بنیاد پر مختلف طبقات پیدا ہوئے: متکلمین، فقہاء، محدثین، صوفیاء، اصولیین، عرفاء، حکماء، خلفاء وغیرہ۔

* ہر طبقے میں امیر المومنین اور اولو الامر شخصیات پیدا ہوئیں جو دین میں حجت بنیں۔

* ائمہ اجتہاد، محدثین، صوفیاء، اصولیین، اور فقہاء کی عزت و توقیر واجب ہے۔

مسلکِ دیوبند کا اعتدال و جامعیت پر مبنی اصول

* کسی ایک علم یا شخصیت پر انحصار نہیں بلکہ متوازن رویہ اختیار کرنا لازم ہے۔

* نہ فقہ کو لے کر حدیث سے بے نیازی جائز ہے، نہ تصوف کو لے کر فقہ سے لاتعلقی۔

* تمام علمی و روحانی شعبوں اور شخصیات کی عزت و متابعت ضروری ہے۔

عقیدہ و عمل کی بنیاد

* دین کا خلاصہ دو چیزوں میں ہے

(۱) عقیدہ (جس کی بنیاد توحید ہے)

(۲) عمل (جس کی جڑ اتباعِ سنت ہے)

* توحید میں غلو یا بے احتیاطی، اور تعظیم شخصیات میں مبالغہ دونوں قابلِ مذمت ہیں۔

* اصل راستہ وہی ہے جس میں توحید بھی برقرار رہے اور اہلِ فضل و کمال کی عزت بھی۔

جامعیت اور اعتدال کی راہ

اہلِ سنت والجماعت کے طریقے پر چلنا ہی دیوبندی مسلک کی پہچان ہے۔

شاہ ولی اللہ اور ان کے طریقِ اعتدال و جامعیت کی پیروی کی جاتی ہے۔

اصول، قانون، شخصیات، اور علمی لٹریچر سب کو یکجا رکھ کر تربیت دی جاتی ہے۔

یہی مسلک علماء دیوبند کی امتیازی شان اور ان کی پہچان ہے۔

اعتدال مسلک کی چند نوعی مثالیں:

انبیاء کی عظمت اور مقام

* علماء دیوبند انبیاء کی ذوات قدسیہ کی عظمت اور عقیدت کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کی محبت کو ایمان کا حصہ مانتے ہیں۔

* انبیاء کی شان میں افراط و تفریط سے بچتے ہوئے ایک اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

* انبیاء کو محض خدا کے پردے یا اوتار کے طور پر نہیں مانا جاتا۔ ان کے بارے میں یہ اعتقاد نہیں رکھا جاتا کہ وہ خدا کا کوئی جزو ہیں یا خدا کے اوتار ہیں۔

* اس کے برعکس، انبیاء کی عظمت میں کسی قسم کی کمی یا تخفیف کی اجازت نہیں دی جاتی اور ان کی عزت و عظمت کو بالکل ضروری سمجھا جاتا ہے۔

انبیاء کے بارے میں مسلک دیوبند

* علماء دیوبند انبیاء کے بارے میں معتدل موقف رکھتے ہیں کہ انبیاء اللہ کے پیغامبر ہیں جو خدا کی جانب سے مکمل اور بے خطر امانت کے ساتھ پیغام کو پہنچاتے ہیں۔

* انبیاء کی اہمیت اور عزت ان کے پیغام کی سچائی اور دیانتداری میں ہے، اور وہ نہ صرف پیغام کو پہنچانے والے بلکہ مخلوق کی ہدایت کرنے والے مربی بھی ہیں۔

* انبیاء کی عظمت میں افراط و تفریط کی کوششیں نہیں کی جاتیں، اور ان کے لیے کوئی غیر معمولی عبادت یا خصوصی احترام کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

* حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء اور کائنات کے بہترین شخص اور افضل بشر سمجھا جاتا ہے۔

* آپ کی بشریت کو تسلیم کیا جاتا ہے، اور آپ کی عبادت کی بجائے آپ کی اطاعت کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔

* علماء دیوبند کا یہ موقف ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام خصوصیات جو انبیاء میں پائی جاتی ہیں جیسے صداقت، مخلصیت، روحانیت وغیرہ، آپ میں موجود ہیں، لیکن ان کا مقام
* عبدیت کے لحاظ سے بلند ترین ہے۔
* آپ کی ذات کو تمام مخلوقات میں بے نظیر اور بے مثال سمجھا جاتا ہے، لیکن آپ کے کمالات میں کوئی خدائی صفات یا الہیت شامل نہیں کی جاتی۔

مذہب کی بنیاد

* مذہب اور دین کا اصل مقصد علم وعدل، اعتدال اور انصاف ہے، نہ کہ افراط و تفریط۔
* علماء دیوبند نے ہمیشہ انبیاء اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت میں افراط و تفریط سے بچتے ہوئے ایک اعتدال کی راہ اپنائی ہے۔
* انبیاء کی عظمت میں کوئی مبالغہ یا ان کی بشریت میں کمی کی کوشش کی جاتی ہے، بلکہ ان کا مقام انسانوں میں سب سے بلند سمجھا جاتا ہے۔

اعتدال کی تعلیم

* دیوبندی مسلک کا اعتدال یہ ہے کہ انبیاء کی عظمت کو کسی بھی قسم کے غلو سے بچا کر ان کی بشریت کو تسلیم کیا جائے اور ساتھ ہی ان کے روحانی و اخلاقی کمالات کا اعتراف کیا جائے۔
* حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی یہ مسلک اسی اصول پر قائم ہے کہ آپ کو افضل بشر اور افضل انبیاء مانا جائے، لیکن ان کی بشریت کا بھی اقرار کیا جائے۔
* آپ کی کسی بھی عبادت یا کمالات میں غلو یا مبالغہ کرنے سے اجتناب کیا جاتا ہے اور آپ کی اطاعت کو ایمان کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔

صحابہ کرام

صحابہ کرام کی تقدیس

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاواسطہ فیض یافتہ اور تربیت یافتہ افراد ہیں، جن کی اہمیت قرآن وسنت میں عظیم ہے۔ قرآن نے صحابہ کرام کو راضی و مرضی اللہ کے حامل، پاک باطن، نقی القلب اور سچے انسان قرار دیا ہے۔ ان کی عظمت کو نہ صرف مسلمانوں بلکہ پچھلے اور اگلے تمام زمانوں میں تسلیم کیا گیا ہے اور ان کا ذکر قیامت تک رہے گا۔

صحابہ میں تفریق کا عدم

علماء دیوبند صحابہ کرام میں کوئی تفریق نہیں کرتے اور تمام صحابہ کو یکساں عزت وعظمت دیتے ہیں۔ کوئی بھی صحابی دوسرے سے کم تر یا زیادہ نہیں، ان میں فرق مراتب ضرور ہو سکتا ہے، لیکن اس سے ان کے مقام اور محبت میں کمی نہیں آتی۔ ان کی محبت میں یکسانیت ہے اور یہ تمام صحابہ کرام عدول اور عادل ہیں۔

صحابہ کا کردار اور عینیت

صحابہ کرام کو امت کے لیے معیارِ ہدایت اور حق کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ قرآن اور حدیث میں صحابہ کے کردار کو ہمیشہ کے لیے معیار بنایا گیا ہے، اور ان کے عمل وعلم کا پیچھا کرنا بعد والے مسلمانوں کے لیے فرض ہے۔ صحابہ کرام کے اختلافات کو خطا وصواب کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے، نہ کہ حق وباطل کے۔

معصومیت کا مسئلہ

علماء دیوبند صحابہ کرام کو معصوم نہیں مانتے، لیکن ان کو محفوظ من اللہ سمجھتے ہیں۔ ان کی عبادت، تقویٰ اور خلوص کی شہادت قرآن وسنت میں موجود ہے۔ اگرچہ ان سے بعض اوقات چھوٹی موٹی غلطیاں ہوئی ہوں، لیکن ان کا اثر ان کی شخصیت اور باطنی عظمت پر نہیں پڑا، کیونکہ ان کے دل پاک اور ایمان مضبوط تھے۔

علماء دیوبند کا موقف

علماء دیوبند صحابہ کرام کی محبت کو امت کے لیے بنیادی رکن سمجھتے ہیں۔ ان کا موقف ہے کہ جو فرقہ صحابہ کی محبت میں کمی کرتا ہے یا ان کے بارے میں شک وشبہات رکھتا ہے، وہ حق سے منحرف ہے۔ صحابہ کرام کی محبت اور عقیدت میں کمی دین کے فہم پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی صحابی ابتدائی طور پر کسی غلطی کا شکار ہوا بھی تو اس سے ان کے دین میں کسی قسم کا فرق نہیں پڑتا۔

صحابہ کے اختلافات کی حقیقت

صحابہ کرام کے درمیان جو اختلافات یا تنازعات ہوئے، وہ اجتہادی تھے اور ان میں کسی کی معصیت کا سوال نہیں تھا۔ ان اختلافات کو حق و باطل کے طور پر نہیں دیکھا جاتا، بلکہ خطاو صواب کے حوالے سے دیکھا جاتا ہے۔ صحابہ کے اختلافات میں بھی کسی قسم کی بدگمانی یا بدزبانی جائز نہیں، اور ان کی خطاؤں کو ان کی سچائی اور تقویٰ کے خلاف نہیں سمجھا جاسکتا۔

دیوبند کا مسلک اور صحابہ کی عظمت

علماء دیوبند کا مسلک صحابہ کرام کے بارے میں اعتدال پر مبنی ہے، یعنی وہ نہ تو ان میں غلو کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں کم تر سمجھتے ہیں۔ صحابہ کرام کے بارے میں یہ مسلک محبت و عقیدت کی بنیاد پر ہے، اور وہ کسی بھی قسم کی تنقید اور شک سے بالاتر ہیں۔ ان کی عظمت میں کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

تصوف اور صوفیاء

علمائے دیوبند کا طرزِ عمل: اولیاء اللہ کے بارے میں بھی عدل و احتیاط کا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔

انبیاء کے بارے میں غلو: امت اگر انبیاء کے بارے میں غلو کرے گی تو وہ محبت کا غلو ہو گا، مخالفت یا عداوت کا کوئی امکان نہیں۔

صحابہ کرام کے بارے میں اعتدال: اہل سنت والجماعت میں عداوت صحابہ یا مخالفت صحابہ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

اولیاء کرام کے بارے میں فرق: بعض لوگ اپنے مشائخ سے محبت رکھتے ہیں اور دوسروں سے بے تعلق ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے اختلاف، ناقدری اور مخالفت کا امکان ہوتا ہے۔

دو انتہائیں: بعض لوگ مدح سرائی میں غلو کرتے ہیں اور بعض مخالفت میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔

علمائے دیوبند کا نظریہ: وہ محبت اور مخالفت کی انتہاؤں سے دور رہتے ہیں اور تمام مشائخ کو باعظمت سمجھتے ہیں۔

طریقت میں اعتدال: اگر مشائخ کا کوئی طریقہ تعامل سلف سے مختلف ہو لیکن مباح ہو تو اسے مکمل رد نہیں کرتے اور نہ ہی اس کی تبلیغ پر زور دیتے ہیں۔

نفسانی امراض اور علاج: صوفیاء کے تجویز کردہ طریقے جدید نفسانی امراض کے علاج کے لیے اجتہاد سمجھے جاتے ہیں، جیسے فقہی جزئیات نئے مسائل کے حل کے لیے اخذ کی جاتی ہیں۔

طریقت اور علم طب کی مشابہت: جیسے طبیب اپنے تجربے سے نئی تدابیر وضع کرتا ہے، اسی طرح صوفیاء روحانی علاج کے لیے نئے طریقے تجویز کرتے ہیں۔

علمائے دیوبند کی احتیاط: متقین صوفیاء کے تجویز کردہ اصلاحی طریقے قبول کرتے ہیں، لیکن غیر مستند اقوال و اعمال کو نہیں اپناتے۔

تصوف کے بارے میں معتدل رویہ: تصوف کو شریعت کا باطنی حصہ سمجھتے ہیں، نہ کہ افیون یا نمائش کا ذریعہ۔

باطنی اصلاح کی اہمیت: اہل اللہ کی عزت و عظمت دل میں رکھتے ہیں، لیکن بناوٹی صوفیوں کو ناقابلِ التفات سمجھتے ہیں۔

اولیاء کرام کی محبت: روحانی زندگی کے لیے اولیاء کرام کی محبت ضروری سمجھتے ہیں لیکن انہیں ربوبیت کا درجہ نہیں دیتے۔

قبروں کی تعظیم: اہل قبور سے فیض حاصل کرنے کے قائل ہیں، لیکن ان کی قبروں کو سجدہ گاہ نہیں سمجھتے۔

مجالس سماع: فقہی شرائط کے ساتھ سماع کو جائز سمجھتے ہیں، لیکن گانے بجانے اور آلات موسیقی کے قائل نہیں۔

روحانیت اور نفسانیت: روحانیت کے ابھارنے کے قائل ہیں، لیکن نفسانیت کے بھڑکانے کے نہیں۔

اولیاء اللہ کی تعظیم: اسے جزوِ دین سمجھتے ہیں، لیکن اس میں غلو نہیں کرتے۔

تبرکات کی عظمت: نبی کریم ﷺ کے آثار کو بیش قیمت سمجھتے ہیں لیکن بے سند چیزوں سے اجتناب کرتے ہیں۔

صوفیاء کے بعض اقوال: جو اقوال بظاہر شریعت سے ہٹے نظر آئیں، ان کے معانی صوفیاء کی مجموعی زندگی کے پس منظر میں تلاش کیے جاتے ہیں۔

شطحیات اور سکر کے اقوال: صاحب حال کے لیے معذور اور قابلِ تاویل ہوتے ہیں، لیکن ان کی تقلید و تبلیغ ممنوع ہے۔

مسلک دیوبند کا اعتدال: نہ بلاوجہ کسی ولی کی گستاخی جائز سمجھتے ہیں اور نہ ہی محبت میں غلو کرتے ہیں۔

شطحیات کی توجیہ: علمانے کتب ورسائل میں ان اقوال کی وضاحت کی ہے کہ وہ کسی خاص روحانی مقام کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

نقالی اور سچا تصوف: حقیقی صوفی اپنے حال میں شریعت پر قائم رہتا ہے، جبکہ نقالی کرنے والے محض ظاہر سازی کرتے ہیں۔

اتباعِ سنت: علمائے دیوبند ہر حال میں اتباع سنت کو ضروری سمجھتے ہیں۔

بدعات اور رسوم: جو چیزیں شریعت، تعامل سلف اور اہل علم کے ذوق سے ثابت نہ ہوں، انہیں رد کرتے ہیں۔

علماء اور فقہاء

علمائے ربانی کی حیثیت: علماء، فقہاء، محدثین، اصولیین، متکلمین اور راسخین فی العلم ہی دین کے اصل محافظ اور وارث ہیں۔

علم اور مذہب کی بقاء: کسی مذہب کی بقاء اس کے علماء اور علم کے تحفظ پر منحصر ہے۔

وحی اور علم: وحی الٰہی ہی اصل علم ہے اور علماء اس کے محافظ ہیں۔

فتنوں کے خلاف دفاع: ہر دور میں آنے والے فتنوں کے خلاف علماء نے کامیاب مدافعت کی۔

نئی علمی شاخیں: وقت کے ساتھ ساتھ علوم مزید منظم اور متنوع ہوتے گئے۔

مختلف فتنوں کے خلاف علمائے امت کی حکمت عملی

عقلی فتنوں کا مقابلہ: اگر فتنہ عقلی بنیاد پر آیا، تو متکلمین اور حکماء نے قرآنی حکمت سے اس کا رد کیا۔

نقلی فتنوں کا رد: محدثین نے روایت و درایت کے علوم کو مضبوط بنا کر ہر تحریف کا راستہ روکا۔

فقہی فتنوں کی مدافعت: فقہاء نے قرآن وحدیث کی روشنی میں مسائل کا استنباط کیا اور غلط نظریات کو رد کیا۔

تصوف کے میدان میں اصلاح: عرفاء (صوفیاء) نے قرآنی اخلاق کے ذریعے باطنی فتنوں کو ختم کیا۔

نظم وسیاست کی اصلاح: اگر فتنہ سیاسی تھا، تو خلفاء اور حکمرانوں نے قرآنی سیاست سے اسے ناکام بنایا۔

علمائے ظاہر وباطن کی خدمات: ہر ظاہری وباطنی فتنے کے خلاف امت کے علماء نے بروقت رد عمل دیا۔

علمائے دیوبند اور ان کے منہج کی خصوصیات

علمائے دیوبند کی عظمت: دیوبندی علماء کا بنیادی مشن اکابر امت کے علوم کی اشاعت اور تدریس ہے۔

درس وتدریس کا تسلسل: ان کے مدارس میں حدیث، فقہ، تفسیر اور دیگر علوم کی تدریس انہی اکابر کے علمی ورثے پر مشتمل ہے۔

کتبِ اکابر کی تعلیم: بخاری، مسلم، جلالین، بیضاوی، ہدایہ وہدایہ، تلویح، طحاوی اور دیگر کتب انہی کے مدارس میں زیرِ درس ہیں۔

مصنفین کی عزت: ان کتب کے مصنفین اور ان کے شیوخ واکابر کی عزت اور عظمت لازم سمجھی جاتی ہے۔

علمائے امت کی عقیدت: علمائے امت کی عزت اور ان کے علوم کی عظمت خود ان کے علمی ورثے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

اختلافات میں اعتدال کا رویہ

علماء کے تفردات: اگر کسی عالم کے تفردات ہوں، تو علماء دیوبند احترام، تاویل اور اعتدال کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

اختلافات کو منفی نہ بنانا: علمی اختلافات کو سوء ظن یا گستاخی کا ذریعہ نہیں بنایا جاتا۔

مسائلِ فن میں اختلاف: علمی مسائل میں اختلاف فطری ہے، لیکن اس سے علمائے کرام کی عظمت مزید بڑھتی ہے۔

اختلافات رحمت ہیں: علمی اختلافات کو رحمت سمجھا جاتا ہے، کیونکہ ان سے علومِ نبوت کے دروازے کھلتے ہیں۔

علمی تنقید کی حدود: اختلاف کو ذاتی عناد، تحقیر یا گستاخی کا ذریعہ نہیں بنایا جاتا۔

شاذ مسائل اور نوادر کے متعلق رویہ

تشابہات کا معاملہ: مشکل یا غیر واضح امور کو علماء کی دیگر مستحکم باتوں کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

امام اوزاعی کا اصول: جو شخص علماء کے شاذ اقوال کو لے کر فتنہ پیدا کرے، وہ گمراہی میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

ضروریاتِ دین کا انکار: جو لوگ قطعیاتِ دین سے منحرف ہوں، ان کے اقوال کی توجیہ نہیں کی جاتی، بلکہ انہیں مسترد کر دیا جاتا ہے۔

فقہ اور فقہاء

دیوبندی علماء کا فقہ میں اعتدال

* دین میں آزادی نفس، دینی بے قیدی، اور خود رائی سے بچنے کے لیے فقہ معین کی پابندی ضروری سمجھتے ہیں۔

* فقہ حنفی کے پیروکار ہیں لیکن تقلید میں بھی تحقیق کو شامل رکھتے ہیں، محض تقلیدی یا جامد ذہنیت کے حامل نہیں۔

* اجتہاد مطلق کے دعوے سے اجتناب کرتے ہیں لیکن فقہ معین کے دائرے میں رہتے ہوئے اجتہادی ترجیح کو قبول کرتے ہیں۔

تقلید اور اجتہاد کا متوازن نظریہ

* تقلید کو محض اندھی پیروی نہیں بلکہ تحقیق کے ساتھ جوڑتے ہیں۔

* نصوص کتاب و سنت کے علاوہ اقوال سلف اور ذوق سلف کی پیروی کو بھی ضروری سمجھتے ہیں۔

* فقہی استنباط کا رشتہ قرآن و حدیث سے جوڑنے کو ضروری قرار دیتے ہیں۔

اجتہادی مسائل میں دیوبندی مسلک

* اجتہاد مطلق کو عملی طور پر ناممکن سمجھتے ہیں، لیکن فقہی ترجیحات کے دائرے میں محدود اجتہاد کے قائل ہیں۔

* فقہ حنفی کی ترجیح کے ساتھ دوسرے فقہوں کی عظمت اور ان کے علمی مقام کا احترام کرتے ہیں۔

* کسی فقہ کو باطل قرار دینے کے بجائے اپنے مذہب کی ترجیح اور دوسرے مذاہب کی علمی وضاحت کو اہم سمجھتے ہیں۔

اختلاف اور ترجیح کا اصول

* فقہ حنفی کو اپنا فقہ مانتے ہیں لیکن دوسرے فقہوں کی تردید اور ابطال کو درست نہیں سمجھتے۔

* اجتہادی مسائل میں اختلاف کو رحمت اور وسیع علمی دائرہ قرار دیتے ہیں۔

* اجتہادی مسائل میں کسی مسئلے کو "صواب" (درست) کہتے ہیں لیکن مع احتمال الخطاء (غلطی کے امکان) کے ساتھ، اور "خطا" (غلط) کہتے ہیں مگر مع احتمال الصواب (درستی کے امکان) کے ساتھ۔

دیوبندی علماء کا تبلیغی اور فقہی رویہ

* اپنے فقہ کی تبلیغ نہیں کرتے بلکہ علمی استدلال کے ساتھ اس کی مضبوطی کو واضح کرتے ہیں۔

* دوسرے مذاہب کے فقہی نظریات پر تمسخر یا بدگمانی کو درست نہیں سمجھتے۔

* فقہ کو شریعت کے ذیلی اصول قرار دیتے ہیں اور اجتہادی مسائل میں فقہاء کے مقام اور خدمات کو عظمت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

فقہاء اور مجتہدین کی توقیر

* ائمہ اجتہاد کو دین کے خادم اور اجتہادیات کو شرائع فرعیہ مانتے ہیں جو شریعت اصلیہ سے اخذ کیے گئے ہیں۔

* فقہاء کے اختلاف کو دین کی پراگندگی نہیں بلکہ امت کے لیے علمی ترقی اور آسانی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

* فقہ کو باہمی اختلاف کا ذریعہ بنانے کی بجائے امت کے اتحاد اور علمی ترقی کے لیے استعمال کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں۔

دیوبندی علماء کے فقہی اصول کی وضاحت

* تقلید شخصی کو عمل تک محدود رکھتے ہیں، علم کو محدود نہیں کرتے۔

* فقہ کی پابندی کو ضروری لیکن دوسرے مذاہب کے احترام کو بھی لازم سمجھتے ہیں۔

* اجتہادی اختلاف میں امام مجتہد کی پیروی اور ان کی فقہ کی تبلیغ میں فرق کرتے ہیں، دوسرے مذاہب پر تنقید یا تحقیر کو درست نہیں سمجھتے۔

حدیث اور محدثین

دیوبندی علماء کا حدیث سے تعلق

* حدیث کو قرآن کریم کا بیان اور دوسرا بنیادی ماخذ شریعت مانتے ہیں۔

* کسی بھی حدیث کو بلاوجہ ترک کرنے کے قائل نہیں، بشرطیکہ وہ قابل احتجاج ہو۔

* متعارض احادیث میں ترک کے بجائے تطبیق و توفیق اور جمع بین الروایات کو ترجیح دیتے ہیں تاکہ ہر حدیث کسی نہ کسی درجے میں عمل میں آجائے

تعارض روایات کے حل میں مختلف مکاتب فکر کا طرز عمل

امام شافعیؒ

- قوت سند اور اصح ما فی الباب روایات کو ترجیح دیتے ہیں۔
- ضعیف روایات کو ترک کر دیتے ہیں یا ان کی توجیہ کرتے ہیں۔

امام مالکؒ

- تعامل اہل مدینہ کو بنیادی معیار مانتے ہیں۔
- جس روایت کا تعامل کے ساتھ موافقت ہو، اسے ترجیح دیتے ہیں۔

امام احمد بن حنبلؒ

- فتاوائے صحابہ کی کثرت کو بنیاد بنا کر روایت کی ترجیح کرتے ہیں۔

امام ابو حنیفہؒ

- جمع بین الروایات اور مناط حکم کی تحقیق کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔
- شارع علیہ السلام کی غرض و مقصود کو تلاش کر کے تمام روایات کو آپس میں جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دیوبندی علماء کا فقہی اصول اور تطبیق روایات

* ہر حدیث کا صالح محل تلاش کرنے کو اہمیت دیتے ہیں۔

* احادیث کو یکجا کر کے شارع کے مقصود اور مناط حکم کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

* قوت سند کے ساتھ مناط حکم کی تحقیق و تنقیح کو اہمیت دیتے ہیں۔

ترجیح اور تطبیق کے اصول

* جب رفع تعارض ممکن نہ ہو تو ترجیح کا اصول اپناتے ہیں۔

* قوت سند کے ساتھ راوی کا تفقہ بھی اہم مانتے ہیں۔

* صحت سند کو حدیث کے ثبوت کا ذریعہ سمجھتے ہیں، لیکن اس سے فقہ کا مفہوم لازمی طور پر نہیں نکلتا۔

دیوبندی مسلک میں حدیث اور درایت کا امتزاج

* مناط حکم کی تحقیق و تخریج کو بنیادی حیثیت دیتے ہیں۔

* حدیث کی درایت (فہم) کو بھی روایت کے ساتھ شامل کرتے ہیں تاکہ فقہی مسائل واضح ہو سکیں۔

* ضعیف احادیث بھی اگر قابل احتجاج ہوں تو انہیں ترک نہیں کرتے، بلکہ تطبیق و توفیق سے انہیں دین کا حصہ بناتے ہیں۔

امام ابو حنیفہؒ کا فقہ میں مقام

* یعنی لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہؒ کے محتاج ہیں۔ **"الناس في الفقه عيال على أبي حنيفة"** امام شافعیؒ کا قول

* امام ابو حنیفہؒ کو فقہ کا امام مانتے ہیں اور ان کے اصولوں کو حدیث کی تفہیم میں بنیادی حیثیت دیتے ہیں

دیوبندی علماء پر لگائے جانے والے اعتراضات اور ان کی وضاحت

* بعض لوگ انہیں قیاس پر عمل کرنے والا اور حدیث کے خلاف قرار دیتے ہیں، جو حقیقت کے خلاف ہے۔

* وہ حدیث کے اصولی فہم کو ترجیح دیتے ہیں اور تمام فقہی اصولوں کو یکجا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

* ان کے نزدیک نہ تشدد ہے اور نہ تساہل، بلکہ جامعیت اور اعتدال کا راستہ ہے۔

کلام اور متکلمین

علم کلام میں اعتدال

دیوبند کے علماء نے علم کلام میں اعتدال کے راستے کو اختیار کیا۔ انہوں نے اشعری اور ماتریدی مسالک کے اختلافات کو سمجھا اور ان کو حل کرنے کی کوشش کی تاکہ امت میں اتحاد قائم رہے۔ اس اعتدال کا مقصد اس بات پر زور دینا تھا کہ کلامی اختلافات میں شدت سے بچا جائے اور امت مسلمہ میں ہم آہنگی برقرار رکھی جائے۔

عقل اور نقل کا تعلق

دیوبند کے علماء نے عقل اور وحی کے درمیان ایک متوازن رشتہ قائم کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ عقل انسان کے لیے وحی کو سمجھنے اور اس کی تفہیم کے لیے ایک وسیلہ ہے، نہ کہ عقل کو وحی سے برتر سمجھا جائے۔ اس طرح انہوں نے عقل کو وحی کے تابع رکھا اور اسے اس کی تفہیم میں مددگار سمجھا۔

اشعری اور ماتریدی اختلافات

دیوبند کے علماء نے اشعری اور ماتریدی مدارس کے درمیان جو کلامی اختلافات تھے، ان کو جزوی اور لفظی اختلافات کے طور پر دیکھا۔ ان اختلافات کی بنیاد پر علماء نے نزاع کرنے سے بچنے کی کوشش کی اور اس بات پر زور دیا کہ اس طرح کے کلامی اختلافات پر شدت اختیار کرنے کی بجائے، امت مسلمہ کو یکجہتی کی طرف مائل کیا جائے۔

معتزلہ اور یونانی فلسفیوں کی تنقید

دیوبند کے علماء نے معتزلہ اور یونانی فلسفیوں کی تنقید کو کڑی نکتہ چینی کا نشانہ بنایا۔ ان فلسفیوں نے عقل کو وحی پر غالب کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن دیوبند کے علماء نے اس سوچ کو رد کیا۔ انہوں نے عقل کو وحی کے تابع رہنے والا ایک امدادی وسیلہ قرار دیا، نہ کہ اسے وحی کے مقابلے میں فوقیت دی۔

توحید اور اسلامی عقیدہ پر زور

دیوبند کے علماء نے اسلامی عقائد خاص طور پر عقیدہ توحید کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کسی بھی کلامی اختلاف کو اس عقیدہ توحید سے ہٹ کر نہیں جانے دیا، کیونکہ ان کا مقصد تھا کہ مسلمانوں کا عقیدہ صحیح اور مضبوط رہے اور کسی بھی فرقے کی اختلافات میں امت مسلمہ کی وحدت کو نقصان نہ پہنچے۔

دینی اختلافات میں اتحاد کی کوشش

دیوبند کے علماء کا مقصد دینی اختلافات میں کسی بھی قسم کی شدت یا نزاع سے بچنا تھا۔ انہوں نے مسلم امت میں اتحاد قائم رکھنے کی بھرپور کوشش کی اور اس بات کی اہمیت کو اجاگر کیا کہ اس طرح کے کلامی اختلافات کا حل زیادہ بہتر طریقے سے اتحاد کی کوششوں کے ذریعے ممکن ہے۔

اس طرح، دیوبند کے علماء کا مقصد امت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنا تھا اور کلامی اختلافات کو حل کرنے کے لیے ایک اعتدال پسند موقف اختیار کرنا تھا تاکہ امت کا اندرونی انتشار کم ہو اور دینی عقائد میں استحکام آئے۔

اصول و حقائق میں اختلاف

کلامی مسائل میں اصل اختلاف منصوصات میں نہیں تھا، بلکہ اجتہادی مسائل میں تھا۔ دونوں مسلکوں (اشاعرہ اور ماتریدیہ) نے اصول و حقائق کی عقلی حیثیت کو تسلیم کیا ہے، جس سے یہ اختلافات کم ہو گئے ہیں۔ اس طرح یہ مسائل اب لفظی نزاع بن چکے ہیں اور بنیادی طور پر کوئی حقیقی اختلاف باقی نہیں رہتا۔

ایمان میں کمی و زیادتی

اشاعرہ اور ماتریدیہ میں ایمان کے متعلق اختلافات تھے۔ اشاعرہ ایمان میں کمی و زیادتی کے قائل ہیں، جبکہ ماتریدیہ ایمان کی کیفیاتی تبدیلی کے قائل ہیں۔ تاہم، دونوں کے اصول میں ایک نوع کی ہم آہنگی نظر آتی ہے، کیونکہ ایمان کا بنیادی تعلق سات عقائد سے ہے اور ایمان کی کمی یا زیادتی ان عقائد میں کمی یا زیادتی سے جڑی ہوئی ہے۔ اس لیے دونوں مسلکوں کے درمیان یہ اختلاف بھی نزاعی نوعیت کا ہے۔

انسان کی قدرت و اختیار اشاعرہ انسان کے اختیار کو محدود مانتے ہیں، لیکن وہ انسان کو جماد (بیجان چیز) نہیں مانتے۔ ان کا موقف یہ ہے کہ انسان میں کچھ اختیار ہے، لیکن یہ اختیار خدا کی قدرت کے تابع ہے۔ ماتریدیہ انسان کو مکمل اختیار کا حامل نہیں مانتے، بلکہ ان کا خیال ہے کہ انسان خدا کی قدرت کے تابع ہے اور وہ اختیار میں محدود ہے۔ اس لیے اس اختلاف کا بھی کوئی حقیقی تضاد نہیں ہے۔

اللہ کی عدلیہ پر اختلاف

اشاعرہ اور ماتریدیہ کے درمیان اللہ کی عدلیہ پر بھی اختلافات ہیں۔ اشاعرہ کے نزدیک اللہ کی عدلیہ ہمیشہ واجب نہیں ہے، اور ممکن ہے کہ اللہ بعض افعال میں ظلم بھی کرے، جب کہ ماتریدیہ کا خیال ہے کہ اللہ ہمیشہ عدل کرتا ہے۔ تاہم، یہ اختلاف بھی بنیادی طور پر لفظی ہے اور اس میں کوئی حقیقی تضاد نہیں ہے۔

اختلافات کا حل: اس تفصیل سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اشاعرہ اور ماتریدیہ کے درمیان کئی کلامی مسائل میں بظاہر اختلاف نظر آتا ہے، مگر ان اختلافات کا جو حقیقی نتیجہ ہے وہ تقریباً یکساں ہوتا ہے۔ دیوبندی علماء نے ان اختلافات کو تنقید اور تجزیہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ ان دونوں مسلکوں میں کسی حقیقی تضاد کے بجائے لفظی نزاع ہے۔

نتیجہ: دیوبندی علماء اس بات کے قائل ہیں کہ اشاعرہ اور ماتریدیہ کے مسائل کلامیہ میں فرق زیادہ تر لفظی ہے، اور اس میں کوئی حقیقتی تضاد نہیں پایا جاتا۔ دونوں مسلکوں میں اصولی طور پر اتفاق پایا جاتا ہے، اور ان میں توفیق پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

سیاست اور اجتماعیت

سیاسیات میں دارالعلوم دیوبند کا کردار

* سیاست شرعیہ اسلام کا اہم حصہ ہے اور دیوبند کے علماء نے شرعی سیاست کے اصولوں کو اپنانے کی کوشش کی۔

* دیوبند کے علماء نے محکوم ہوتے ہوئے بھی سیاست میں حصہ لیا اور اسلامی حدود میں رہ کر اپنے موقف کو اجاگر کیا۔

* حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ نے جنگ آزادی میں انگریزوں کے خلاف لڑا اور وطن کی آزادی کے لیے جدوجہد کی۔

* خلافت ترکیہ کے دفاع میں بھی دیوبند کے علماء نے اہم کردار ادا کیا، مالی امداد کے ذریعے ترکی کی مدد کی۔

آزادی کی تحریک میں حصہ

* انگریزوں کے تسلط کے بعد جب کانگریس بنی، تو دیوبند کے علماء نے اس میں شرکت کا فتویٰ دیا۔

* حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ نے ریشمی رومال کی تحریک کی قیادت کی اور اس میں پانچ سال تک مالٹا میں قید و بند کی اذیت جھیلی۔

* دیوبند کے علماء نے آزادی کی تحریک میں فعال کردار ادا کیا اور مولانا سید حسین احمد نے اس کی قیادت کی۔

پاکستان کی تحریک

* مسلم لیگ کی پاکستان تحریک کی ابتدا میں دیوبند کے علماء نے اس کی مخالفت کی لیکن پھر اس بات کو سمجھا کہ پاکستان کا قیام ممکن ہے۔

* مولانا تھانویؒ اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے اس کی قیادت کی تاکہ پاکستان میں اسلامی اصول مضبوط ہوں۔

* دیوبند کے علماء نے پاکستان کے قیام کے بعد بھی جمعیت العلمائے ہند کے ذریعے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے جدوجہد کی۔

پرسنل لاء کی حفاظت

* جب مسلمانوں کے پرسنل لاء میں تبدیلی کی سازشیں ہوئیں، تو دیوبند کے علماء نے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کیا۔

* دیوبند کے علماء نے ان مداخلتوں کا مقابلہ کیا اور مسلمانوں کے ذاتی معاملات میں کسی بھی غیر ضروری مداخلت کو روکا۔

سیاسی جماعتوں کا قیام

* دیوبند کے علماء نے مسلم مجلس مشاورت قائم کی تاکہ تمام مسلم جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر آئیں اور مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کریں۔

* مولانا مفتی عتیق الرحمنؒ اور دیگر دیوبندی علماء نے اس تنظیم کی قیادت کی۔

مسلک دیوبند کی جامعیت

* دیوبند کا مسلک صرف ایک نظریاتی مسلک نہیں بلکہ ایک عملی دعوت ہے جس میں تعلیم، تربیت، سیاست اور اخلاقیات شامل ہیں۔

* دیوبند کے علماء نے دین کی تمام گنجائشوں اور اصولوں کا پورا فائدہ اٹھایا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ دین کے معانی کا توازن قائم رہے۔

* دیوبند کا مسلک روایت و درایت، ظواہر و باطن، علم و عمل میں جامع ہے اور اس میں کسی ایک پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جاتا۔

علمی اور عملی رہنمائی

* دیوبند کا مسلک ان اصولوں پر مبنی ہے جو تمام مسلمانوں کے حقوق اور دین کی جامعیت کو یقینی بناتے ہیں۔

* یہ مسلک مختلف ادوار میں قومی نفسیات اور وقت کے تقاضوں کے مطابق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

* دیوبند کے علماء نے ہمیشہ اصولوں کی تفسیر میں توازن قائم رکھا اور عوام کو دین کی حقیقت سے آگاہ کیا۔

سبع سنابل

سبع سنابل" ایک اہم اسلامی تصنیف ہے جس میں مختلف اسلامی اصولوں اور عقائد کی وضاحت کی گئی ہے۔ ان اصولوں کو سات سنبلوں کی صورت میں پیش کیا گیا ہے، جو ہر مسلمان کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں"۔

(۱) علم شریعت

علم شریعت دین کا پہلا اور بنیادی ستون ہے۔ اس علم کا مقصد اللہ کی ہدایت اور اس کے رسول کی سنت کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ یہ علم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے شروع ہوتا ہے، اور ان سے ہٹ کر کسی دوسرے ذریعہ پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ علم کے بغیر کسی بھی مسلم کے لیے دین کی حقیقت کو سمجھنا اور عمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

(۲) کلامی ماتریدیت اور اشعریت

عقائد میں استحکام اور ایمان کی پختگی کے لیے ماتریدی اور اشعری طریقوں کی پیروی ضروری ہے۔ ان کی تعلیمات پر ایمان لانا اہلِ ایمان کو دینی معاملات میں فتنہ اور گمراہی سے بچاتا ہے۔ یہ اصول مسلمان کے عقائد کو صحیح طریقے سے استوار کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں، اور ان کے ذریعے وہ اللہ اور اس کے رسول کی ہدایات پر صحیح طریقے سے عمل کر سکتے ہیں۔

(۳) تقلید فقہیت

دین میں انفرادی اجتہاد کے بجائے تقلید کی پیروی کرنا ضروری ہے تاکہ غلط فہمیوں اور بے جا اختلافات سے بچا جا سکے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم ایک معتبر اور مستند فقہ کی پیروی کریں تاکہ دین کے مسائل میں درست رائے اختیار کی جاسکے۔ فقہ حنفی کا اتباع کرنا ایک اہم اصول ہے تاکہ اس سے دین کی گہرائی اور وسعت کو سمجھا جاسکے۔

(۴) پیروی طریقت

سلف صالحین اور صوفیاء کی تعلیمات میں تزکیہ نفس اور روحانیت پر زور دیا گیا ہے۔ طریقت کا مقصد انسان کو اخلاقی اور روحانی ترقی کی راہ دکھانا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی میں اللہ کے قریب جاسکے اور اس کی رضا کے مطابق زندگی گزار سکے۔ اس کے بغیر انسان کی روحانیت میں کوئی بہتری نہیں آسکتی۔

(۵) دفاع زیغ و ضلالت

دین اسلام کے دشمنوں اور گمراہ گروہوں کا مقابلہ کرنا ضروری ہے تاکہ وہ دین کی اصل حقیقت کو مسخ نہ کر سکیں۔ ان کے فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلمانوں کو علم و فہم کی ضرورت ہے تاکہ وہ صحیح باتوں کو پہچان سکیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کر سکیں۔

(۶) جامعیت واجتماعیت

اسلام ایک جامع دین ہے جو ہر شعبے میں عدل، مساوات، اور توازن پر زور دیتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اختلافات کو پس پشت ڈال کر ایک مشترکہ مقصد کے لیے متحد ہوں۔ اس اجتماعیت کا مقصد یہ ہے کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کی مدد کریں اور اپنے مسائل کو دین کی روشنی میں حل کریں۔

(۷) اتباع سنت

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرے تاکہ دین کے اصولوں کی صحیح تفہیم اور عمل ہو سکے۔ سنت کی پیروی کے ذریعے انسان اپنی زندگی کو صحیح راستے پر گامزن کرتا ہے اور بدعات سے بچتا ہے۔

نتیجہ

سبع سنابل" میں یہ سات اصول اسلام کے کامل پیغام کو سمجھنے، اس پر عمل کرنے، اور معاشرتی زندگی میں ان اصولوں کو نافذ کرنے کی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ ان اصولوں کا پیروی کرنا انسان کو" دین کے قریب لے آتا ہے اور اس کی زندگی میں سکون و سکینہ پیدا کرتا ہے۔

اربعہ انہار

چار اربعہ انہار کی تعیین

(۱) ایمان (باطنی)

ایمان باطنی طور پر دین کے اعتقادات اور دل کی پختگی پر مبنی ہے، جو انسان کے اندر کی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔

(۲) اسلام (ظاہری)

اسلام ظاہری عبادات کا مجموعہ ہے جیسے نماز، روزہ، زکوۃ اور حج، جو دین کی ظاہری شکل اور عمل کی علامت ہیں۔

(۳) احسان (باطنی)

احسان کا تعلق باطن سے ہے اور اس کا مقصد اللہ کی رضا کے لیے دل سے عبادت کرنا اور اس عبادت میں خشوع، خوشی اور حضور کا احساس پیدا کرنا ہے۔ یہ دین کا روحانی پہلو ہے۔

(۴) اعلاء کلمہ اللہ (ظاہری)

اعلاء کلمہ اللہ کا مقصد دین کا دفاع اور اللہ کا کلمہ بلند کرنا ہے، جو ظاہری سطح پر دین کی تبلیغ اور دین کی عظمت کو اجاگر کرنے کی جدوجہد ہے۔

تشریح:

شرعی اصطلاح میں سنابل کا خلاصہ

* ان ساتوں سنابل کا خلاصہ ایمان، اسلام، احسان اور اعلاء کلمۃ اللہ میں ہے جو حقیقت میں اربعہ میں تقسیم ہو سکتے ہیں۔

* ایمان و احسان باطنی ہیں، اور اسلام و اعلاء کلمہ اللہ ظاہری ہیں۔

* یہ سات شاخیں وسبع سنابل ہیں جو دین کے مختلف پہلوؤں کو سیراب کرتی ہیں۔

حدیث جبریل کا خلاصہ

* یہ مسلک بعینہ حدیث جبریل کا خلاصہ ہے، جو صحیحین کی مشہور حدیث میں آئی ہے۔

* حدیث میں جبریل علیہ السلام کے سوالات کے جواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان، اسلام، احسان اور اعلاء کلمہ اللہ کی تفصیلات بیان کیں۔

دین کی تعلیمات کا بنیادی نصاب

* دین کی تعلیمات کے بنیادی اصول کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع اور قیاس ہیں۔

* پہلی دو جہتیں تشریعی ہیں (کتاب اللہ اور سنت)، اور آخری دو مجتہدی ہیں (اجماع اور قیاس)۔

* علم دین میں عقل و نقل کا توازن ضروری ہے، عقل صرف ایک خادم کے طور پر کام آتی ہے۔

دیوبندی مسلک کی خصوصیات

* دیوبندی مسلک نہ تو عقل پرستی کے نظریے پر ہے (جس میں عقل نقل پر حاکم ہو) اور نہ ہی ظاہر پرستی کے نظریے پر (جس میں عقل کو معطل کر دیا جائے)۔

* یہ مسلک عقل اور نقل کے درمیان توازن برقرار رکھتا ہے، جہاں عقل کو وحی کے تابع سمجھا جاتا ہے۔

علمائے دیوبند کا مقصد

* علمائے دیوبند کا مقصد امت مسلمہ کی اصلاح اور اتحاد ہے۔

* ان کا نہ تکفیر بازی کا کوئی تعلق ہے، نہ ہی کسی کی تحقیر یا بدگوئی میں ملوث ہیں۔

* ان کا مشغلہ صرف حقائق کی وضاحت اور حق کو بیان کرنا ہے۔

دیوبندیت کی جامعیت

* دیوبندیت کوئی فرقہ نہیں، بلکہ یہ دین کی ایک جامع اور معتدل تفہیم ہے۔

* اس مسلک کی بنیاد نہ تو عقلی افراط و تفریط پر ہے اور نہ ہی صرف ظاہری جمود پر۔

* اس میں عقل و نقل کا توازن ہے جو امت کے ہر طبقے کے لیے قابل قبول ہے۔

دیوبندی مسلک کی خصوصیت

* دیوبندیت کو "دار العلوم دیوبند" کے ذریعہ عالمی سطح پر پھیلایا گیا ہے۔

* اس مسلک کا دائرہ اثر دنیا کے مختلف ممالک تک پھیل چکا ہے۔

علمائے دیوبند کی دینی نسبتیں

* علمائے دیوبند کی نسبتیں مختلف دینی اور فکری شعبوں سے ہیں جیسے اہل سنت والجماعت، حنفی، ماتریدی، اشعری، صوفی، چشتی، قاسمی وغیرہ۔

* ان سب نے مل کر ایک معتدل مسلک کو تشکیل دیا ہے۔

دیوبندی مسلک کی وضاحت

* دیوبندیت صرف درس نظامی کی کتابیں پڑھنے کا نام نہیں ہے، بلکہ اس میں ایک جامع فکری، عقلی، اور دینی مزاج شامل ہے۔

* اس مسلک کے پیروکار دین کی صحیح تفہیم کے حامل ہیں اور ان کا مقصد امت مسلمہ کی اصلاح ہے۔

اختلافی موقف

* اس عبارت میں واضح کیا گیا ہے کہ جو لوگ علمائے دیوبند کی غلط تفہیم رکھتے ہیں، انہیں حقیقت کی تفہیم کے لیے ان کی تعلیمات کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

* جو افراد غلط تفہیم کے لئے پیدا ہوئے ہیں، وہ کبھی بھی اصلاح نہیں پائیں گے۔

واللہ الموفّق والمعین